

حافظ منیر احمد خاں :

میر رستم خان تالپر کی ایک اہم دستاویز

راقم الحروف اپنے مقالے کے سلسلے میں جب پہل لائبریری (خیو پور) دیکھنے گیا تو وہاں ایک بہت حسین ، منقش اور مطلقاً قرآن مجید نظر آیا (سائز ۱۰ X ۵ . ۶۰ - سطریں فی صفحہ ۱۳ - الفاظ فی سطر ۸) اس کے آخر میں ایک اہم دستاویز بھی درج ہے جو میر رستم خان تالپر نے امیر علی مراد خان کی سرداری کے لیے لکھی تھی۔

فاضل گرامی پیر حسام الدین راشدی مرحوم نے مکملہ مقالات الشعراء (کراچی ۱۹۵۸ء)

کے مقدمے میں لکھا ہے :-

"بعد از درگشتش (یعنی بعد از وفات میر کرم علی خان) فرمان روای آخرین این سلسلہ میر مراد علی خان "علی" سریر آرای سلطنت گردید ، وے نیز مانند برادرش شاعر و ادب پرور بود و مدت شش سال حکم راند - تاکہ در ۱۲۴۹ھ م ۱۸۳۳ء بہ برادران خود پیوست --- درین اوقات آمد انگلیس بود - و ادب فارسی ، قوس نزول خود را می شکود - و انگلیس در عہد میر غلام علی خان بنا بر مصالح سیاسی خود در افغانستان ، بر سندھ نفوذ خود را قائم کردہ بود کہ بعد از وفات میر مذکور سلسلہ دوم ہمین خاندان تسلط یافت ، و چہار نفر حکمرانان آن ۱- میر نور محمد خان ۲- میر محمد خان و ۳- میر نصیر خان جعفری و ۴- صوبدار خان میر نیز مردان علم و دوست و ادب پرور و فارسی پسند بودند و دو نفر مؤخر الذکر در زبان فارسی دواوین اشعار ہم داشتند - درین عہد انگلیسیان تو وارد ، تمام معاہدات خود را کہ با حکمرانان سند داشتند ، یک یک دریدند ، تاکہ در پایان آن بر سندھ قابض شدند و در فروری ۱۸۴۳ء (۱۲۵۹ھ) دودمان حکمداران تالپور را از سندھ راندہ و حکمرانی این سرزمین را بکف خود گرفتند و دورہ آزادی سندھ سپری گردید -"

اس عبارت میں ہے کہ میر غلام علی خان کی وفات (۱۲۲۷ھ) کے بعد اسی خاندان کا دوسرا سلسلہ حکمران ہوا - مکملہ مقالات الشعراء کے صفحہ ۷۸ کے سلسلے جو نسب نامہ درج ہے - اس میں میر کرم خان کرم (م ۱۲۴۳ھ) اور میر مراد علی خان علی (م ۱۲۴۹ھ) کو آپس میں بھائی لکھا ہے اور میر صوبدار خان میر (۱۲۱۷ھ - ۱۲۶۳ھ) کو ان کا بھتیجا (یعنی فرزند میر فتح علی خان م ۱۲۱۷ھ) کا کہا ہے - لیکن اس پوری کتاب میں میر رستم خان تالپر کا کہیں کوئی ذکر نہیں ہے اسی طرح میر علی مراد خان تالپر کا نام بھی نہیں ہے - جو دستاویز اس قرآن مجید کے آخر میں درج

ہے اس کے بالکل آخر میں ایک ہر میر رستم خان تالپر کی ہے جس میں ۱۲۵۳ھ لکھا ہوا ہے یعنی اسی سال میر رستم خان تالپر حکمران ہوئے تھے اور اسی سال "ابتدائے خریف ۱۲۵۳ھ" میں (جیسا کہ دستاویز میں ہے) انھوں نے اپنے ملک کی سرداری میر علی مراد خان تالپر کے حوالے (انگریزی کی سرکردگی میں) کر دی تھی۔ دستاویز ۱۷ ذی قعدہ ۱۲۵۸ھ کو (۲۰ دسمبر ۱۸۴۲ء) لکھی گئی۔ دستاویز یہ ہے:-

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وآله وسلم

انجام کرد و عہد بست میر رستم خان تالپر یا میر علی مراد خان تالپر براین معنی آنکہ درین ولا دستار سرداری و برادری بہ انضمام عثمان تمامی ملک خود بمع سرشماری و میر بحری و جزیر و اجارہ و گذرہا و شکار ہای کولاب ہا موافق تفصیل ذیل ، حسب قاعدہ و روش سرداران حیدر آباد در عہد سلطنت سرکار ذی اقتدار ، گردوں و قار انگریز بہادر بدست میر علی مراد خان کہ لائق سرداری است ، ابتدائے خریف ۱۲۵۳ھ برضا و رغبت خود بخشیدم - پچنانچہ در زندگانی من برمسند سردار متمکن شدہ ملک مفضلہ ذیل را بہ قبضہ تدخیل خود در آرد و در ہمین دستار و ہمین ملک کہ من بہ خواہش و مرضی خود می بخشم دعویٰ و دخل احدے از پیران و برادر زادگان من نیست و نخواہد بود - و اگر کسے دعویٰ دار شد کاذب است و تصفیہ معاملات برادری و نگاہ داشتن فوج و گفتار و رفتار بہ صاحبان انگریز ہم مختصر بر رای میر صاحب میر علی مراد خان مدوح - در این انجام قسم کلام الله درمیان است - تفاوت تار موئے نخواہد شد - کفی بانند شصیداً - تحریر فی التاریخ ہفدہم ذی قعدہ

- ۱۲۵۸ھ -

- | | | | |
|---------------------|---------------------------------|---------------------------------------|---------------------|
| پرگنہ کوہنبرہ و حور | پرگنہ نوشہرہ پیروز | پرگنہ کندیارہ | پرگنہ لدہ کاکن |
| ابریجہ و کترہ | پرگنہ میرپور و ہاتیلہ | پرگنہ ریگستان و دینی و نارہ و قلہ شاد | بمعد خیرپور و لوہری |
| دگھوگی | کبیر و سردار کبیر و غیر قلہ جات | پرگنہ ایواہ و خیرپور | دہرک |
| پرگنہ امام داد | پرگنہ ہونک و ہبارہ | سیم حصہ سبزل پرگنہ مزارک | |
| پرگنہ شکارپور موغلی | پرگنہ روپاہ | پرگنہ بلوکہ | پرگنہ چک مزارجہ |
| پرگنہ کشمور | | | |

(مہر) رستم فقیر تالپر ۱۲۵۳ھ

یہ دستاویز قرآن مجید کے ساتھ چسپاں ہے۔ دستاویز کے آخر میں ہے کہ ”در این انجام قسم کلام
اللہ درمیان است۔“ اس لیے خیال ہوتا ہے کہ کلام اللہ کی قسم غالباً اسی قرآن مجید کو اٹھا کر
کھائی ہو گی۔ اور مخطوط چونکہ بہت حسین اور مطلقاً ہے اس لیے ظاہر ہے کہ میر صاحب ہی کے لیے
یا ان کے اسلاف کے لیے کسی خطاط نے تیار کیا ہو گا۔ اور وہ یقیناً ۱۲۵۳ھ سے پہلے تیار کیا جا چکا
ہو گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وآله
انجام کرد و عهدت میرستم خان تالپر با میرعلیرا خان تالپر
بر این معنی آنکه درین بلاد ستار سرراری و برادری با انضمام عنان
تمامی ملک خود بمیرشماری و میربحری و جزیره واجا و کدرا
و شکار ماهی کولاب موافق تفصیل ذیل حسب قاعده و روش
سراران حیدرآباد در عهد سلطنت سرکاری اقتدار کرد و
انکیز بهادر بدست میرعلیرا خان تالپ سرور است ابتدای
سند برضا و رغبت خود بخشیدم چنانچه در زندگانی من بر
سراری متمکن شده ملک مقصد ذیل را بقبضه تحویل خوا
رآورد و زمین و ستار و زمین ملک که من برخواش و رضی
نی بخشیدم دعوی و دخل احدی از پسران و برادرزاده آن
و نحو بدو و اگر کسی دعوی را در شد کذب است و تصدیق

© rasailojaraid.com